بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

حرفِ اوّل

اس بار ۹ نومبر کو یوم اقبال کی تقریب میں محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب بھی مدعو تھے۔ مرکزیہ مجلس اقبال کے زیر اہتمام شہر کے مرکزی ہال 'الحمرا' میں منعقد ہونے والی اس تقریب کی صدارت وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب کو کرنا تھی اور پنجاب کے وزیر اعلیٰ غلام حیدر وائیں کا نام بھی شرکاء کی فہرست میں شامل تھا۔ محترم ڈاکٹر صاحب کے لیے مرکزیہ مجلس اقبال کی تقریب میں شرکت کا یہ کوئی پہلا موقع نہیں تھا۔ اس سے قبل بھی متعدد بار ڈاکٹر صاحب نے یوم اقبال کی اس مرکزی تقریب میں خطاب کیا ہے۔ بلکہ شاید یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ اوسطاً ہر دوسرے سال انہیں اس تقریب میں ضرور مدعو کیا جاتا ہے۔ قارئین کو یاد ہوگا کہ ۱۹۸۶ء میں محترم ڈاکٹر صاحب نے یوم اقبال کے موقع پر 'فکرِ اقبال کی روشنی میں حالاتِ حاضرہ اور ہماری ذمہ داریاں' کے موضوع پر ایک مقالہ پڑھا تھا جس میں اس وقت کی قومی و ملی صورتِ حال کا ایک نہایت بھرپور اور حقیقت پسندانہ تجزیہ پیش کیا تھا۔ علمی و فکری حلقوں میں اس مقالے کا چرچا کافی عرصے تک رہا۔ (یہ مقالہ حکمت قرآن میں بھی شائع کیا گیا تھا)۔ کچھ یہی کیفیت محترم ڈاکٹر صاحب کے حالیہ خطاب کی بھی تھی۔ اس تقریر کی بازگشت بھی صحافتی حلقوں میں کئی ہفتوں تک سنائی دیتی رہی۔ اخبارات کے کالموں میں نفیاً یا اثباتاً اس تقریر کا تذکرہ کثرت سے ہوا۔ واضح رہے کہ یہ تقریر ایک ایسے وقت ہوئی جب اسلامی جمہوری اتحاد کی حکومت کو اقتدار کی وادی میں قدم رکھے ابھی بمشکل چند دن ہوتے تھے۔ انتخابات میں پیپلز پارٹی کی شکستِ فاش اور آئی جے آئی کی حیران کن کامیابی پر اکثر دینی حلقے گھی کے چراغ جلا رہے تھے اور یہ سمجھا جا رہا تھا کہ نفاذِ نظامِ اسلام کی منزل قریب ہی نہیں آگئی، سر کرلی گئی ہے۔ چنانچہ اس اعتبار سے محترم ڈاکٹر صاحب کی یہ تقریر نہایت برموقع اور برمحل تھی کہ انہوں نے اسلامی نظام کے نفاذ کی جانب پیش قدمی کے ضمن میں کارپردازانِ حکومت کو نہ صرف یہ کہ ان کی ذمہ داری یاد دلائی بلکہ اس سلسلے میں بعض مفید علمی مشورے بھی معین تجاویز کی صورت میں شرکاءِ مجلس اور زعماءِ ملت کے سامنے رکھے۔ اس اہم تقریر کو مرتب کر کے 'میثاق' کے جنوری ۹۱ء کے شمارے میں شائع کر دیا گیا ہے تاہم اس کی اہمیت کے پیشِ نظر خیال یہ ہے کہ اسے حکمت قرآن کی آئندہ اشاعت میں بھی شامل کر دیا جائے تاکہ حکمت قرآن کے وہ قاری جو میثاق کے خریدار نہیں ہیں اس سے محروم نہ رہ جائیں!